صفائی اور ماحول بہتر بنانے کے لیے مہم کا آغاز

□ خبریں دیکھیں ۱ ـ اداریہ اور مضامین ۵ ـ 8 ـ 7 ـ 4 ـ 2 ـ 1

ہفتہ وار صفائی مہم کا آغاز

پہلے دن ہی، جو اتوار کو ہوئی، تقریباً 92 رضاکاروں نے 9 بجے صبح اکٹھے ہونا شروع کر دیا تھا۔ ہر ایک کے ہاتھ میں جھاڑو، دستانے اور کچرا جمع کرنے کے تھیلے تھے۔ منتظمین کے مطابق صرف پہلے گھنٹے میں ہی تقریباً 3 ٹن کچرا جمع کیا گیا۔ ان میں پلاسٹک کے تھیلے، ٹوٹی ہوئی بوتلیں اور بڑی مقدار میں گتے کے ڈبے شامل تھے۔

مہم کا آغاز صبح 9 بجے مرکزی بس اڈے کے قریب سے ہوا۔ وہاں سے شرکا کو 6 ٹولیوں میں تقسیم کیا گیا۔ ہر ٹولی کو ایک مخصوص علاقہ دیا گیا، جس میں بس اڈہ، ریلوے پھاٹک، سبزی منڈی، گورنمنٹ ہائی اسکول نمبر 2 اور نہر کے کنارے کا حصہ شامل تھا۔ ہر ٹولی کے ساتھ ایک ٹریکٹر ٹرالی بھی موجود تھی تاکہ جمع شدہ کچرا فوراً اٹھایا جا سکے۔

منتظمین کے مطابق مہم کا مقصد صرف ایک دن صفائی کرنا نہیں بلکہ لوگوں کی عادتیں بدلنے کی کوشش کرنا ہے۔ اسی لیے ہر ٹولی کے ساتھ دو رضاکار ایسے بھی تھے جو راہ گیروں کو بتاتے تھے کہ کچرا کہاں پھینکنا نقصان دہ ہے اور کہاں نہیں۔ کئی جگہوں پر دکانداروں نے بھی مہم کا خیرمقدم کیا اور خود آگے بڑھ کر اپنی دکان کے سامنے کی جگہ صاف کی۔

مہم کے آرگنائزر محمد یونس ساہی نے بتایا کہ اس کام کے لیے کسی سرکاری ادارے سے کوئی مدد نہیں لی گئی۔ ’’ہم نے چندہ جمع کیا، اپنے دوستوں سے کہا اور سب نے مل کر یہ کام کیا۔ اگر ہر مہینے ایک دن ہم یہ کر سکیں تو شہر کا نقشہ بدل سکتا ہے۔‘‘ انہوں نے کہا کہ اگلی مہم 27 دسمبر کو ہوگی اور اس بار وہ ہسپتال روڈ کے علاقے کو شامل کریں گے۔

انجمن تاجران کے صدر حاجی عبدالرشید نے اعلان کیا کہ جو دکاندار اپنی دکان کے سامنے صفائی رکھے گا، اسے انجمن کی طرف سے سرٹیفکیٹ دیا جائے گا۔ ان کا کہنا تھا کہ ’’جب تک ہر دکاندار اپنی ذمہ داری نہیں سمجھے گا، تب تک کوئی بھی مہم مکمل کامیاب نہیں ہو سکتی۔‘‘

(صفحہ 3 / اداریہ کا تسلسل)

ہمیں اس بات کو سمجھنا ہوگا کہ ہر شہری کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے گھر کا کچرا باہر نہ پھینکے۔ اگر ہر گھر صرف اپنے دروازے کے سامنے صفائی رکھے تو کسی مہم کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔ اسی طرح دکاندار اپنی دکان کے سامنے کی جگہ صاف رکھیں اور ٹرانسپورٹر اپنے اڈوں پر کچرا دان رکھوائیں۔ یہ کام مشکل نہیں، صرف ارادے کی کمی ہے۔

ہم ضلعی انتظامیہ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ان مہمات کو سنجیدگی سے لے اور ہر یونین کونسل میں کچرا ٹھکانے لگانے کے مستقل انتظامات کرے۔ ورنہ ایک دن کی محنت ہفتے بھر میں ضائع ہو جائے گی۔

(صفحہ 1 سے آگے)

ہسپتال کے ایمرجنسی وارڈ میں 27 دسمبر کی رات 9 بجے کے بعد ایک ایسا منظر دیکھنے میں آیا جس نے وہاں موجود ہر شخص کو چند لمحوں کے لیے خاموش کر دیا۔ ایمرجنسی وارڈ کے باہر لگی لمبی بینچوں پر 25 سے زائد بچے خاموش بیٹھے تھے۔ ان کے کپڑوں پر جگہ جگہ مٹی لگی ہوئی تھی، کچھ کے ہاتھوں پر پٹیاں بندھی تھیں اور کئی بچے اپنے والدین کی گود میں سر رکھے رو رہے تھے۔ یہ سب وہ بچے تھے جو کچھ ہی گھنٹے پہلے اپنے گھروں کے قریب کھیل رہے تھے۔

ڈاکٹروں کے مطابق ان بچوں کو کتوں نے کاٹا ہے۔ ان میں سے بیشتر کے جسم پر ایک سے زیادہ جگہوں پر زخم موجود تھے۔ کچھ زخم گہرے تھے جبکہ کچھ بچوں کے چہرے اور ہاتھ بری طرح زخمی ہوئے تھے۔ ایمرجنسی وارڈ کے انچارج ڈاکٹر فرحان نذیر نے بتایا کہ صرف 27 دسمبر کو ہی 25 بچوں کو کتوں کے کاٹنے کے کیس رپورٹ ہوئے۔ ان کے مطابق یہ تعداد عام دنوں کے مقابلے میں تقریباً دگنی ہے۔

ڈاکٹر فرحان نذیر نے کہا کہ ’’ہمارے پاس ایسے بچے بھی آئے جن کے جسم پر 20 سے زیادہ زخم تھے۔ کئی بچوں کے چہرے پر گہرے زخم تھے جن کے لیے پلاسٹک سرجری کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ ہم نے فوری طور پر ان کے زخم صاف کیے، ٹانکے لگائے اور ضروری ٹیکے لگائے، لیکن یہ صورتحال بہت تشویشناک ہے۔‘‘ انہوں نے کہا کہ ہسپتال میں اینٹی ریبیز ویکسین کا ذخیرہ محدود ہے اور اگر مزید بچے آتے رہے تو ویکسین کی کمی کا مسئلہ بھی پیدا ہو سکتا ہے۔

ہسپتال کے باہر موجود ایک بچے کے والد محمد یونس نے بتایا کہ ان کا بیٹا عید کی خریداری کے لیے بازار گیا تھا۔ ’’وہ اپنے دوست کے ساتھ گلی کے نکڑ پر کھڑا تھا کہ اچانک تین کتے ان پر حملہ آور ہو گئے۔ بچے بھاگ نہیں سکتے تھے، وہ گر گئے اور کتے انہیں بھنبھوڑنے لگے۔ ہم نے بڑی مشکل سے بچے کو چھڑایا۔‘‘ ان کے مطابق وہ اور ان کے دوست کتوں کو پتھر مار کر بھگانے میں کامیاب ہوئے۔

ایک اور بچی کی والدہ نسرین بی بی نے بتایا کہ ان کی بیٹی کو گھر کے قریب ہی کتوں نے کاٹا۔ ’’ہم نے شور سنا تو باہر بھاگے، لیکن تب تک کتے جا چکے تھے۔ بچی بہت خوفزدہ ہے اور رات سے سو نہیں رہی۔ ہمیں سمجھ نہیں آ رہی کہ ہم کیا کریں۔‘‘ انہوں نے مطالبہ کیا کہ علاقے میں آوارہ کتوں کے خاتمے کے لیے فوری اقدامات کیے جائیں۔

ڈاکٹر فرحان نذیر نے کہا کہ ہسپتال میں اینٹی ریبیز ویکسین کا ذخیرہ محدود ہے اور اگر مزید بچے آتے رہے تو ویکسین کی کمی کا مسئلہ بھی پیدا ہو سکتا ہے۔

(صفحہ 1 / اداریہ کا تسلسل)

ہمیں اس بات کو سمجھنا ہوگا کہ ہر شہری کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے گھر کا کچرا باہر نہ پھینکے۔ اگر ہر گھر صرف اپنے دروازے کے سامنے صفائی رکھے تو کسی مہم کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔ اسی طرح دکاندار اپنی دکان کے سامنے کی جگہ صاف رکھیں اور ٹرانسپورٹر اپنے اڈوں پر کچرا دان رکھوائیں۔ یہ کام مشکل نہیں، صرف ارادے کی کمی ہے۔

ہم ضلعی انتظامیہ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ان مہمات کو سنجیدگی سے لے اور ہر یونین کونسل میں کچرا ٹھکانے لگانے کے مستقل انتظامات کرے۔ ورنہ ایک دن کی محنت ہفتے بھر میں ضائع ہو جائے گی۔

(صفحہ 3